بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

چند ہفتے پیشتر عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ نے پاکستان کے مسلمانوں کو اسی طرح مضطرب اور بے چین کر دیا جس طرح ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک و ہند کے درمیان ہونے والی جنگوں میں بےچین اور مضطرب ہوئے تھے۔ عرب اسرائیل جنگ میں پاکستان کے عوام نے جس طرح عرب مسلمانوں سے اپنی محبت، اخلاص اور وابستگی کا مظاہرہ کیا ہے، اس نے ایک دفعہ پھر یہ بات واضح کر دی ہے کہ مسلمان چاہے کسی خطۂ ارض ہی میں کیوں نہ بستے ہوں، وہ ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو دوسرے اعضا اس کی تکلیف کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہ الگ بات ہے کہ اس وقت مختلف استعماری قوتوں اور ملحد طاقتوں نے امتِ رسولِ عربی کو مختلف قطعاتِ ارض میں تقسیم کر رکھا اور متعدد قومیتوں میں بانٹ رکھا ہے جس کے سبب پوری کائنات کے مسلمان ایک ہونے کے باوجود ایک نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی شخص اس میں شبہ نہیں کر سکتا کہ مراکش سے لے کر فلپائن کے جزیروں تک کے عوام مسلمان اب بھی ایک اکائی کی مانند ہیں اور ان میں کوئی دوئی اور بُعد نہیں۔ لیکن مختلف اسلامی

ملکوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے مفادات کے لئے ان کی اکائی کو اور وحدت کو پارہ پارہ کر رکھا ہے، جس کے نتیجہ میں ان کے مفادات تو الگ رہ گئے، خود مسلمانوں کے مفادات مکمل طور پر مٹ چکے ——— اور مٹ رہے ہیں۔

کیا اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہے کہ اگر اس وقت عالم اسلام مکمل طور پر یکجا ہوتا تو اسرائیل یہ کامیابیاں حاصل نہ کر پاتا جو ۱۹۶۷ء اور اب ۱۹۷۳ء کی جنگ میں اس نے حاصل کی ہیں۔ اس طرح شاید آج مشرق وسطیٰ کا نہیں بلکہ ایشیا اور افریقہ کا نقشہ ہی کچھ دوسرا ہوتا اور اس وقت عالم اسلام نہ صرف دنیا کا تیسرا بڑا گروپ شمار کیا جاتا بلکہ حقیقی طاقت قوت اور دنیا کا توازن اس کے قبضے میں ہوتا کہ دنیا کے تین بڑا عظموں پر قابض اور اس کے آبی، فضائی اور بری راستوں کا یہ مالک ہے اور اس کے بلاد دولت کے سرچشموں سے مالا مال اور ان کی زمینیں زرخیزی اور شادابی میں بے مثال ہیں اور جہاں تک افرادی قوت کا سوال ہے، ساری دنیا میں سب سے زیادہ جنگجو پیدا کرنے والے خطے اسی میں واقع ہیں اور کثرت سکان کے لحاظ سے دنیا کا کوئی خطہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آج ضرورت صرف اسی جذبے اور احساس کو بیدار کرنے کی ہے کہ عالم اسلام کے مسائل اس کے بغیر حل ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے بغیر مشکل ——— اور اگر اس احساس کو بیدار کر لیا جائے اور اپنی تمام قوتوں کو یکجا کر کے ایک نئے عالم کی تعمیر وتکمیل کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کے دونوں بلاک عالم اسلام کا احترام کرنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔